



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ﷺ

اہلسنت وجماعت کے فضائل

محبوب قلبی

مجلس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

().....○.....○.....○.....()

().....○.....○.....()

().....○.....()

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی فَضْلِہِ وَاحْسَابِہِ، ”بزم فیضانِ اُدیہ“ کا اشاعتی پروگرام کئی سالوں سے جاری ہے اور یہی آرزو حضورِ مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ القرآن والحديث، استاذ العرب واللہم، حضرت علامہ مفتی محمد رفیع احمد اُدیہ مدظلہ العالی کی ہے کہ اُن کی زیادہ سے زیادہ کتب اور رسائل زیور طاعت سے آراستہ ہو جائیں اور عوام الناس تک اُن کے پیغام کی رسائی ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہر زمانہ میں کئی علمائے کرام کی کتب شائع ہوئے بغیر ہی ناپید ہو جاتی ہیں۔ جس کے باعث ہمارا اصل مقصد اصلاحِ عوام مفقود ہو جاتا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن کا شائع ہونا تو گجوان کے مظلوم مسوے بھی اب موجود نہیں رہے۔ آ صد آہ.....! کاش ہم بے قدروں کے دلوں میں ان علمی گہر پاروں کی قدر و منزلت اُجاگر ہو جائے۔ (آمین)

یہی مقصد لے کر ”بزم فیضانِ اُدیہ“ نے میدانِ عمل میں قدم رکھا کہ حضورِ مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی کی تحریر کردہ تقریباً ”5000“ کتب و رسائل جو بلاشبہ اہلسنت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں کو احسن انداز میں شائع کر کے مسلمانوں تک پہنچائیں۔



زیر نظر رسالہ ”اہلسنت و جماعت کے فضائل“ کی اشاعت بزمِ فیضانِ اُدیہ کی ایک اور کاوش ہے اور سلسلہ اشاعت کی ”آٹھائیسویں (۲۸)“ کڑی ہے۔ مولانا رحمہ اللہ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے۔ معصوف استاذی و مستدی کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ حبیب ﷺ کے طفیل صحت و عافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابل سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سب بارگاہِ مُرشدی

محمد نعمان احمد اُدیہ (ناظم اعلیٰ)

قبلہ فیض ملت بحیثیت مفسر اعظم پاکستان

علمائے تفسیر نے ”مفسر“ میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے۔

۱۔ صحت عقیدہ

۲۔ خواہشات نفسانی سے مبرا

۳۔ عربی لغت اور اس کے فروع کا علم

۴۔ قرآنی علوم کا علم

۵۔ رقبہ فضل یا دور ربانی

حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی نے دنیا کے تفسیر میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ احناف کی مشہور و معروف تفسیر ”روح البیان“ کا ”۳۰ جلدوں“ پر مشتمل ترجمہ بنام ”فیض الرحمن“ کر کے تراجم کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ ترجمہ ”فیض الرحمن“ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایے کہ پاکستان کا شاید ہی کوئی شہر یا کتب خانہ ایسا ہو جس کی زینت یہ کتاب نہ بنی ہو۔ حتیٰ کہ اب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے اور تمام عوام و خواص اس ترجمہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ فیض ملت نے قرآن مجید فرقانِ حمید کا اردو ترجمہ بھی کیا جس کا نام آپ نے ”فیض القرآن فی ترجمہ القرآن“ رکھا۔ برصغیر کی دو سو سالہ تاریخ تفسیر میں تفسیر مظہری (عربی) کا ریکارڈ بھی حضور مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی کے قلم نے توڑا ہے۔ ”۱۰ ضخیم جلدوں“ میں عربی تفسیر ”فضل اللسان فی آیات القرآن“ تحریر کر کے عربی تفاسیر کی فہرست میں ایک کارہائے عمدہ کا اضافہ فرمایا۔ تفسیر ”فضل اللسان“ کا مقدمہ، سورہ فاتحہ اور چند جلدیں مظہر عام پر آچکی ہیں دیگر انتقاہ و وسائل میں ہیں کہ کوئی چھپو کر اپنی نیک بختی کا سامان کرے۔ اس کے علاوہ تفاسیر کے میدان میں دیگر احسن کارہائے نمایاں بھی سرانجام دیے ہیں۔ جن کی کچھ تفصیل بدیہ قارئین ہے۔ تفسیر اُدُسی (اردو، ۱۵ جلدیں اور عربی، ۱۱ جلدیں)، تفسیر اُنْک لَا تَہْدِیْ تفسیر آیہ لود، تفسیر آیہ قُلْ لَا اَقُولُ لَکُمْ تفسیر آیہ عِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ، تاریخ القرآن، تھابٹ تراجم قرآن، تفاسیر سورۃ الفاتحہ والاعوذ فی تفسیر الاعوذ، تاریخ تفسیر القرآن، الصحیف و البہتان العظیم فی تفسیر تفہیم القرآن، ترجمین الجہان بکالہ القرآن، تفسیر آیہ وَمَا اٰہِلٌ بِدِلْعَیْبِ اللّٰہِ، تفسیر امام احمد رضا، آیہ قواعد تاریخ منسوخ، فیض الرسول فی اسباب النزول (۱۰ جلدیں)، احسن البیان فی اصول تفسیر القرآن (۳ جلدیں)، تفسیر بالرائی (۳ جلدیں)، الصلا لیس ترجمہ و شرح اردو جلائین (۵ جلدیں)، فیض القدیر فی اصول التفسیر، القول المراج فی معرفۃ

المسوخ والنسخ، احسن الشور في روابط الآيات والسور، فتح المقلقات في شرح المقلعات، خير الخلاص تفسیر سورہ اخلاص، ازالۃ المستحبات فی آیات المستحبات، تفسیر سورہ فاتحہ، تفسیر وَدَّعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، اعجاز القرآن، الاسعاف فی تفاسیر الاحناف، احسن الشور فی روابط الاسماء والسور۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور مفسر اعظم پاکستان فیض منٹ حضرت علامہ مفتی حافظ وقاری محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب دامت برکاتہم القدیسیہ کے علم و عمل میں برکت فرمائے، آپ کو صحت اور تندہی کے ساتھ مزید دین متین کی خدمات کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کا سایہ تاویر البسنت پر قائم و دائم فرمائے۔ اور ہماری بزم کو اخلاص نیت اور نیکی کے جذبے سے حضرت کی تصانیف کو اہل ذوق تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

بزم فیضانِ اویسی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نُحَمِّدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
فرقہ ناجیہ

احادیث مبارکہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ
مُكَلِّلَاتٌ"۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جو کوئی بھی اس کی مخالفت کرے گا وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔
یہاں تک کہ اللہ کا امر (روز قیامت) آئے گا اور وہ اس (حق) پر ہوں گے۔

فائدہ

اس حدیث میں جس طائفہ (گروہ) کے حق پر قائم رہنے کی بشارت دی گئی۔ وہ اہل سنت و جماعت کا وہ طبقہ علماء
ہے۔ جس کے پاس دینی اور الہامی علوم ہوں گے۔ کیونکہ جب تک علمائے اہل سنت موجود ہوں گے۔ عوام اہل سنت
آسن میں رہیں گے اور کسی قسم کی دینی گمراہی اور ضلالت میں نہیں پڑیں گے۔ (حاشیہ مراقی الفلاح، صفحہ ۴)

فائدہ

حضرت سید احمد طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء سے مراد علمائے اہلسنت ہیں۔

(حاشیہ طحاوی علی مراقی الفلاح)

قاعدہ

صدیوں پہلے اجماع ہو گیا کہ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے
چروکاروں کا نام اہلسنت ہے۔

(۱) صحیح حدیث ہے۔ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ اس حدیث کا امام بخاری نے اپنی تصانیف میں حدیث نمبر: ۶۷۷۷ پر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
"لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ" اور امام مسلم نے اپنی تصانیف میں حدیث نمبر: ۳۵۳۳ پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت سے، غیر دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب
میں نقل فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جب اہل شام میں فساد آجائے تو پھر تم میں کوئی بہتری نہیں ہوگی اور میری امت کے ایک گروہ کو نصرت خداوندی حاصل رہے گی۔ جو شخص اُسے ذلیل کرے گا وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی“۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۶۸، جلد ۲)

فائدہ

اس حدیث کے حاشیہ میں لکھا ہے

”قَالُوا رَأَوْهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ“

اُس منصور (یعنی دیوانہ) گروہ سے مراد اہل سنت و جماعت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا

”الْمُؤْمِنُ إِذَا أَوْجَبَ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ اسْتَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَهُ وَقُطِيَ حَوَائِجُهُ وَغُفِرَ لَهُ الذُّنُوبُ جَمِيعًا وَكَتَبَ لَهُ بِرَاءَةٌ مِنَ الْمَلَاءِ وَبِرَاءَةٌ مِنَ الْبِقَاقِ“۔

ترجمہ: کوئی مومن جب سنت و جماعت کا عقیدہ لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول کرتا ہے اور اُس کی حاجتیں پوری فرماتا ہے اور اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے اور منافقت سے برأت (نجات) لکھ دیتا ہے۔ (فکملۃ البحر الرائق، صفحہ ۱۸۲، جلد ۸)

اہل سنت کی خصوصی علامات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالے سے امام ترمذی نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر ۶۲۸۳ پر نقل فرمایا یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور متن حدیث یوں ہے: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا قَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ حُلَاقَةُ مِنْ أَيْتِي مَنْصُورِينَ لَا يَصْرُفُهُمْ عَنْ عَذَابِهِمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ“۔ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ: هُمْ أَصْحَابُ الْغَيْبِ، وَرَوَاهُ الْقِيَمِي وَكَانَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(۲) مولیٰ علیؑ کو اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کے اس فرمان کو امام شیخ عمر بن حسین بن علیؑ طبریؑ قادریؑ غفرلہ نے سن ۱۱۳۸ھ میں انجم کی شرح کنز الدقائق المسمى بہ بحر الرائق کے حوالے میں کتاب انکراہیہ کے تحت تحریر میں بیان فرمایا۔ دیکھئے ”فکملۃ البحر الرائق“ جلد ۸، ص ۳۳۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

”مَنْ كَانَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَهُ وَكَتَبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ ذُرِّيَّاتٍ“۔ ۱۔

ترجمہ: کوئی شخص سُنّت و جماعت کے عقیدہ پر ہو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص کس وقت جائے کہ وہ اہل سُنّت و جماعت سے ہے؟ فرمایا جب وہ اپنے دل میں دس (۱۰) باتیں پائے تو وہ سُنّت و جماعت پر ہے۔

☆ ایک یہ کہ وہ پانچ نمازیں باجماعت پڑھے۔

☆ صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرائی سے یاد نہ کرے اور نہ کسی صحابی کی تنقیص کرے۔

☆ نہ یاد شاہ پر تگوار لے کر بغاوت کرے۔

☆ نہ اپنے ایمان میں شک کرے۔

☆ ایمان رکھے کہ اچھی بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

☆ اللہ کے دین کے بارے میں کسی سے نہ جھگڑے۔

☆ کسی مؤخّذ (توحید کے ماننے والے) کی تکفیر کسی گناہ کے سبب سے نہ کرے۔ (یعنی ماے کافر نہ کہے)

☆ اہل قبلہ میں سے جو کوئی مرے اُس پر نماز جنازہ ترک نہ کرے۔

☆ موزوں پر سح کو سفر اور حضر میں جائز جانے۔

(۱) اس حدیث کو امام شیخ محمد بن حسین بن علی طبری قادری حنفی حنفی ۱۱۳۸ھ نے ابن نجیم کی شرح کنز الدقائق النعمانی یا البحر الرائق کے عمل میں کتاب الکراہیہ کے تحت تحریر میں نقل فرمایا دیکھئے (تملکۃ البحار الرائق، جلد ۸، ص ۳۴۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۲) یاد رہے کہ امام کے (عمل میں) حاسق ہونے کی صورت میں اس کی اقتداء صرف جمہور عیدین کے لئے ہے مطلقاً نہیں، وہ بھی اُس صورت میں کہ جب شہر میں ایک ہی جگہ جو یا عیدین منعقد ہوتے ہوں۔ اور امام حاسق ہے اور شہر میں اور دوسری جگہ بھی جو یا عیدین کا انعقاد ہوتا ہو یا جانا چاہئے۔ چنانچہ صدر الشریعہ پیر الطریقہ علامہ امجد علی قادری اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الفتویٰ بحوالہ فقہ شامی و شرح فقہ القدر فرماتے ہیں، ”حاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمہور میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جو اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔“ (بہار شریعت، حصہ سوم، الامت کا زیاد حق دار کون ہے، ص ۱۳۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)۔ یہ بات ہے حاسق عمل کی یعنی جس سے عمل میں فتنہ ہو۔ جہاں تک حاسق اعتقاد دی یعنی جس کے اعتقاد (عقیدے) میں فتنہ یعنی فرابی ہو کہ جو حد تک ضرورت پڑتی ہو تو اس کے پیچھے تو اصلاً نماز ہوتی ہی نہیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

(بقیہ اگلے صفحے پر)

☆ ہر نیک و بد کے پیچھے جمعہ و عیدین نماز پڑھے۔ (تکملة البحر الرائق، صفحہ ۱۸۲، جلد ۸)

اہل سنت کی تعداد میں کمی آتی جائے گی

امام احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ یہ اُمت تہتر فرتوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ ناجی (نجات والا) ہے اور باقی دو فرتیں ہیں اور اُمت کی یہ فرقہ بندی صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوگی پس ناجی وہ فرقہ ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر ہے۔ یہ ناجی فرقہ ہر زمانے میں قلت و کثرت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ پس صدراذل میں یہ ناجی فرقہ غالب قوی تھا اور جب بھی زمانہ گزرتا جائے گا۔ یہ ناجی فرقہ پوشیدگی میں بڑھتا جائے گا لیکن جب تک دنیا میں قرآن موجود ہے۔ یہ ناجی فرقہ ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر صاوی، صفحہ ۵۲، جلد ۱)

مذہب اہل سنت میں غریب لوگ رہ جائیں گے

اہل شقت کے حق مذہب پر آخر زمانے میں صرف غرباء و مساکین لوگ رہ جائیں گے۔ دولت مند لوگ اس مذہب حق کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”إِنَّ الدِّينَ بَذَّةٌ غَرِيْبٌ وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَذَّةٌ لَطُوْنِي لِلْعُرْقَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يُصَلُّوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ

بَعْدِي مِنْ مَسْكِيْنٍ“۔

ترجمہ: بلاشبہ دین غربت کے حال میں ظاہر ہوا اور معترب جس حال میں ظاہر ہوا تھا اُسی حال میں لوٹے گا۔ سو

(بیہ حاشیہ) ”وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کو کفر کا پٹی مٹی ہو، جیسے واقعی اگرچہ صرف حدیث اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحیت سے انکار کرنا ہو یا شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تہز اکبت ہو۔ قدری بھی، مدعیہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیار الہی یا عذاب قبر یا کرنا کا تین کا انکار کرتا ہے۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔“ (بحوالہ عالمگیری) (بہاد شریعت، حصہ سوم، شرائط امامت، مسئلہ ۸، ص ۱۳۰، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ الکراچی)۔

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۲۵۵۳ پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۲۲ (۸/۱۳۳) پر امام کھرونی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۶۸۹ (۱۱/۲۰۳) پر اور امام حرمی نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر: ۷۱۰ پر امام ترمذی کے حوالے سے نقل فرمایا۔

(۲) حدیث شریف میں اس کے لئے الفاظ ”لَطُوْنِي“ کے تین اس کے معنی جنت بھی ہیں اور کہا گیا ہے کہ جنت میں ایک درخت کا نام ہے۔ جیسا کہ امام البیہقی حضرت امام احمد رضا خان قاضی بیلوی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک نعت شریف کا مطلع ارشاد فرمایا: لَطُوْنِي میں جو سب سے اونچی بات سیدھی نکلی شاخ، مانگوں نوحہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے کو روحِ قدس (علیہ السلام) سے ایسی شاخ۔ اس اعتبار سے اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ غرباء کے لئے جنت ہے، نیز لغوی اعتبار سے اس کے معنی چھائی کے بھی ہیں جیسا کہ مصنف (دامت برکاتہم العالیہ) نے ترجمہ فرمایا۔ ۱۲ خرچ۔

غریب کے لئے اچھائی ہے ہو اور غریب وہ لوگ ہیں جو اس فساد کو درست کرتے ہیں جو لوگ میری سنت میں پیدا کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷، جلد ۱)

اہل سنت کا ساتھ چھوڑنے والا دوزخی ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قَمَنْ سَرَّ بِخُبْرَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَقْدِ“

خبردار جس شخص کو جنت کا وسطی حصہ پسند ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۲، جلد ۲)

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ“

اور تم پر (اہل سنت و جماعت) اور عام (کامین) لازم ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸، جلد ۱)

سنی مسلمان ان احادیث متبرکہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور خیال کریں کہ اگر سوا و اعظم کی پیروی چھوٹ گئی تو پھر

انجام کتنا بڑا ہوگا۔ (اعادنا اللہ تعالیٰ منہ)

اہل سنت ناجی فرقہ ہے

(۱) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”العجام العوام عن علم الکلام“ میں روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”سَتَقْتَرِقُ أُمَّيْ نَيْفًا وَسَيُحْيِيَنَّ فِرْقَةً، النَّاجِيَةَ مِنْهُمْ وَاجِدَةً“۔ فَيَقِيلُ: وَمَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: ”أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ“، فَيَقِيلُ: وَمَا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ؟ فَقَالَ: ”مَنْ آتَا عَلَيْهِ الْإِنَانُ وَأَصْحَابِي“

(۱) اس حدیث کا امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں حدیث نمبر: ۳۷۱۰ (۱۱/۳۳۶) پر، امام شافعی نے اپنی سند میں حدیث نمبر: ۱۱۳۶ (۳/۷۵) پر، امام بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں حدیث نمبر: ۵۲ (۱/۶۴) پر، امام ابن عساکر نے تاریخ حبشۃ الحبش میں (۳/۴۷۹) پر نیز دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

(۲) اسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۱۰۳۰ (۱۳/۵۵) پر، امام علاء الدین علی بن ابی نعیم نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۱۰۳۲ (۱/۲۰۲) پر اور امام ترمذی نے مشکوٰۃ شریف میں امام احمد کے حوالے سے حدیث نمبر: ۱۸۳ پر نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

ترجمہ : عنقریب میری امت ستر (۷۰) سے کم ہوگا اور فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقہ ناجی ہے۔ سو کہا گیا وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ تو فرمایا اہل شفق و جماعت ہیں۔ پھر کہا تمہارا اہل شفق و جماعت کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میری اس وقت کی شفق اور میرے صحابہ کی شفق پر ہوں گے۔ (الجام العوام عن علم الکلام، صفحہ ۳۵)

(۲) مولانا محمد حسن مجددی لکھتے ہیں کہ

"فَجُمْلَةُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَلَفْظَةُ الْعَامَّةِ تُصْرِّحُ بِكثَرَةِ الْأَفْرَادِ وَكَثَرَةِ أَفْرَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى جَمِيعِ طَوَائِفِ الضَّلَالِ أَمَّا بَدِيهِي مَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ فَقَبْتُ أَنَّ الْفِرْقَةَ النَّاجِيَةَ هِيَ: أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ الْمُقْلِدِينَ لِلْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ الْمَشْهُورَةِ"

ترجمہ : یعنی سوادِ اعظم اور عامہ کے الفاظ حدیث میں کثرتِ افراد کے بارے میں صریح ہیں۔ اور اہل شفق کے افراد کی کثرت تمام گمراہی والے گروہوں کے افراد کی نسبت سے زیادہ اور معلوم اسر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ناجی (یعنی نجات والا) فرقہ وہ اہل شفق و جماعت ہی ہیں۔ جو مشہور مذاہبِ اربعہ (حنی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کے مقلدین ہیں۔

(العقائد الصحيحة، صفحہ ۲۴)

(۳) پیرانِ پیر حضور غوثِ اعظم، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَوَهِى: أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ"

ترجمہ : اور ناجی فرقہ اہل شفق و جماعت ہی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، صفحہ ۸۵، جلد ۱)

(۴) امام احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ذریعہ کے حواشی میں فرماتے ہیں:

"فَلَعَلَّيْكُمْ مَعَاصِرُ الْمُؤْمِنِينَ بِاتِّبَاعِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ الْمُسَمَّاةِ بِأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ نُصْرَةَ اللَّهِ وَحِفْظَهُ وَتَوْفِيقَهُ لِيُؤَيِّدَ مُؤَلَّفِيَهُمْ وَخُلَائِفَهُ وَتَحْذَرُ لَانَّهُ وَسَخَطُهُ وَمَقْتَهُ فِي مَخَالَفَتِهِمْ"

ترجمہ : پس اے تمام مومن! جماعتِ اہم پر فرقہ ناجیہ یعنی اہل شفق و جماعت کی پیروی لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امداد اور اس کی تمکیناتی اور توفیق اس جماعت کی موافقت میں ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب و غمہ اس کی مخالفت میں ہے۔ (حاشیہ درمختار بحوالہ الدولة العثمانیہ)

پھر آگے فرماتے ہیں:

"وَهَذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ الْيَوْمَ فِي مَذَاهِبِ أَرْبَعَةٍ، وَهِيَ: الْحَنَفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ

وَالْحَسْبُ لِلَّهِ، وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ لَمْ يَلِدْهُ الزَّمَانُ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ
وَالنَّارِ“

ترجمہ: اور یہ ناجی جماعت آج چار مذاہب حتی، مالکی، شافعی اور حنبلی پر منحصر ہے اور جو شخص آج اس زمانے میں ان چار مذاہب سے خارج ہے۔ وہ بدعتی ہے اور روزِ قیامت ہے۔ (حاشیہ ذریعہ مختار بحوالہ المدوۃ العثمانیہ)

سنی مسلمان علمائے حق کے ان ارشادات کو غور سے پڑھیں، سمجھیں اور جانیں کہ اعتبار حق جیسی کوئی دولت نہیں کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دار و مدار حق پرستی پر ہی ہے۔ اگر اہل سنت کے غصب حق کو چھوڑ کر بدعتی اپنائیں گے تو آخرت میں کتنا بڑا خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

اَللّٰهُمَّ كَيْتَ قُلُوْبِنَا عَلٰی مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِمَنْتِكَ الْعَظِيْمَةِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ ﷺ (۲۱)

آج کل ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جس نے اپنا نام ”جماعت المسلمین“ رکھا ہے۔ اس فرقہ کا اہل سنت سے یہ مطالبہ ہے کہ تم اپنے نام کا ثبوت دو ورنہ ہماری جماعت المسلمین میں شامل ہو جاؤ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ مندرجہ بالا حدیث اور کلمہ بحر الرائق کی پیش کردہ روایات سے ثابت ہو گیا ہے کہ خود سرکارِ دو عالم ﷺ نے اہل حق کو ”اہل سنت و جماعت“ کا نام عطا فرمایا ہے لہذا یہ نام سرکاری عطیہ ہے کسی نے اپنی طرف سے نہیں رکھا ہے۔ (والحمد للہ علیٰ ذلک)

ہاں ہمارا مطالبہ ان سے یہ ہے کہ ”جماعت المسلمین“ نام کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔

لَاَنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَكُنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وُفِّرُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ۔ (البقرة: ۲۴)

اہل سنت نبی کریم ﷺ کی معنوی اولاد ہیں

اہل حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ آیت ”يُغْفِرُ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

”أَيُّ: يُغْفِرُ اللهُ بِسَبِيلِكَ وَجَاهِلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِ أَهْلِكَ وَمَقَاصِيهِمْ أَوْ زَلَّاتِهِمْ مِنْ أَهْلِكَ وَأَهْلِيَّاتِكَ مِنْ عَبْدِ اللهِ وَآمِنَةِ إِلَى آدَمَ وَحَوَّاءَ وَمَا تَأَخَّرَ مِنْ ذُنُوبِ نَسْلِكَ مِنْ أَحْفَادِكَ وَأَسْبَاطِكَ بَلْ وَنَسْلِكَ الْمُعْتَوِيَّ جَمِيعًا وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

ترجمہ: یعنی تاکہ اللہ آپ کے سبب اور آپ کے مرتبہ کے باعث آپ کے گزرے ہوئے گمراہیوں کے گناہ اور محاسن یا آپ کے باپوں اور ماؤں حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما سے لے کر حضرت آدم و حوا علیہم السلام تک کی لغزشیں اور آپ کی آنے والی نسل یعنی آپ کے نواسوں بلکہ آپ کی معنوی اولاد یعنی اہل سنت کے گناہ معاف فرمائے۔

(حاشیہ المدوۃ المکیہ، صفحہ ۲۹)

اہل سنت کے اعمال بہترین ہیں

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب بن یزید کندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو عمر ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد دیکھا تو عرض کیا، اللہ نے مرنے کے بعد آپ سے کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا اُس نے مجھے معافی دے دی اور مجھ پر رحم کیا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا ”فَسَائِىْ الْاَعْمَالُ وَتَجِدُنْىْ اَفْضَلَ“ یعنی آپ نے کون سا عمل بہترین پایا؟ فرمایا ”مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ السَّنَةِ وَالْعِلْمِ“ یعنی سنت اور علم میں سے جس پر تم ہو۔ یعنی اہل سنت و اہل علم کے اعمال بہترین پائے ہیں۔ پھر عرض کیا اور تم نے بدترین اعمال کون سے پائے ہیں؟ فرمایا ناموں سے بچو۔ عرض کیا، نام کیا ہے؟ فرمایا ”قَدْرِىْ وَمُعْتَرِىْ وَمَرْجِىْ فَيَعْقِلُ يَغْدُوَ اَسْمَانًا لَا هَوَا“ قدری، معترى اور مرجى پھر وہ دوسرے بد مذہبوں کے نام گننے لگے۔ (شرح الصدور، صفحہ ۱۱۷)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں :-

السنۃ کا سچے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں اور ناقہ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

اور فرماتے ہیں

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ قاجر گیا
عرش پر دھوئیں مجھیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

قبر میں سننی کا منہ قبلہ سے نہیں پھرتا ہے

ابو اسحاق فزازی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے انہیں بتایا کہ میں قبریں کھودا کرتا تھا (کن چری کرتا تھا) اور میں ایک قوم کو اس حال میں پاتا تھا کہ اُن کے منہ قبلہ سے پھرے ہوئے ہوتے تھے۔ سو میں نے یہ بات امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھی تو آپ نے فرمایا ”اَوَّلَئِكَ قَوْمٌ مَّاتُوا عَلَىٰ غَيْرِ السَّنَةِ“ یعنی یہ لوگ سنی مذہب چھوڑ کر مرے ہیں۔ (اس لئے اُن کا منہ کعبہ شریف سے پھیر دیا گیا) (شرح الصدور، صفحہ ۷۷)

فرشتے سنی کو قبر میں تلقین کرتے ہیں

محدث لا الہ الا اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن نصر صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ میرے والد نماز جنازہ کے بہت شوقین تھے۔ وہ واقف و ناواقف آسمات کے جنازہ کی نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! ایک دن میں ایک نماز میں حاضر ہوا تو جب لوگوں نے میت کو دفن کیا تو وہ آدمی قبر میں داخل ہو گئے۔ پھر ایک شخص نکل آیا اور دوسرا قبر میں ہی رہ گیا اور لوگ مٹی ڈالنے لگے تو میں نے کہا اے لوگو! تم میت کے ہمراہ ایک زندہ شخص کو بھی دفن کر رہے ہو۔ سولوگوں نے کہا یہاں اور کوئی نہیں۔ میں نے کہا شاید مجھے شبہ لگا ہو۔ پھر میں لوٹ آیا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے تو دو شخصوں کو دیکھا ان میں سے ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہ گیا۔ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ میرے لئے میرا معاملہ ظاہر فرمادے۔ پس میں قبر کی طرف آیا اور دس مرتبہ سورہ یٰسین، سورہ ملک پڑھیں اور رونے لگا اور عرض کیا، اے میرے رب! جو کچھ میں نے دیکھا اس کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرمادے کیونکہ میں اپنے عقل اور ایمان کے ضائع ہونے کا خوف رکھتا ہوں۔ فوراً قبر بھٹی تو اس سے ایک شخص نکلا پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلا۔ میں نے کہا اے فلاں! میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو غمگین رہا کہ میں تجھ سے کچھ پوچھوں۔ اس نے میری طرف توجہ نہ کی پھر میں نے دوسری اور تیسری بار یہی کہا تو اس نے توجہ دی اور کہا تو نصر الصالح ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا کیا تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا

”نَعْنُ مَلَكَانِ مِنَ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَكَلَّمْنَا بِأَهْلِ السَّنَةِ إِذَا وَضِعُوا فِي قُبُورِهِمْ نَزَلْنَا حَتَّى نَلْقِيَهُمُ الْحُجَّةَ“
ترجمہ: ہم رحمت کے فرشتوں میں سے دو فرشتے ہیں ہم اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہیں۔ جب وہ قبروں میں رکھے جاتے ہیں تو ہم اترتے ہیں اور انہیں مگر تکبر کے سوالوں کے جواب سکھاتے ہیں۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔

(شرح الصدور، صفحہ ۵۸، صحیح البخاری، صفحہ ۸۶۱)

سنی مسلمان اس حدیث پر غور کریں کہ مسلک اہل سنت کی حقانیت کی کتنی عظیم برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں حساب و کتاب کی کامیابی کے لئے سنی مسلمانوں کو جواب سکھانے کے لئے رحمت کے فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔

”اَللّٰهُمَّ كَيْتَ اَقْدَمْنَا عَلٰی هٰذَا الْمَذْهَبِ النَّبَلٰی بِفَضْلِكَ وَاَخِيْمَ حَيَاتِنَا عَلٰی هٰذَا الْمَذْهَبِ الْحَقِّ بِحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا قَدِيْمُ الدَّابِّ وَبِمَا عَظِيْمُ الصِّغَابِ“ (۲۷)

قیامت کے دن سنیوں کے چہرے روشن ہوں گے

آہل سنت کی عند اللہ تعالیٰ کرامات میں سے ایک بڑی کرامت یہ ہے کہ میدانِ حشر میں اُن کے چہرے ہشاش بشاش ہوں گے اور اُن کے مخالفین کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ چنانچہ مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں:

”يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمْعٌ تَبَيَّنَ وَجْهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وَجْهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالْفِرَقَةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا“

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول ﷺ) نے فرمایا قیامت کے دن آہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہو گئے اور آہل بدعت اور فرقہ بندی کرنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۹، جلد ۱) اور تفسیر حسینی میں ہے:

”واما آن کہ سفید شد روئے ہائے امتشان یعنی مومنان و اہل سنت“

یعنی

”قیامت کے روز جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ مومن و اہل سنت ہوں گے“

(تفسیر حسینی، صفحہ ۷۸)

اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

واخرج الديلمی فی ”مسند الفردوس“ بسند ضعيف عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ﴾ (سورة آل عمران: ۱۰۶) قَالَ: تَبْيَضُّ وَجُوهُُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَتَسْوَدُّ وَجُوهُُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ“۔ لے

ترجمہ: محدث دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ”مسند الفردوس“ میں ضعیف سند سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں آہل سنت کے چہرے سفید اور آہل بدعت کے سیاہ ہوں گے۔

(الانفاق، صفحہ ۱۹۲، جلد ۲)

(۱) اس حدیث کو امام ویسی نے الفردوس بماثود الخطاب میں حدیث نمبر: ۸۹۸۶ (۵/۵۲۹) پر نقل فرمایا۔ نیز امام قرطبی نے بھی اپنی تفسیر میں (۳/۱۶۷) اس حدیث کو نقل فرمایا۔

اور یہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

”أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْأَلْكَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ، قَالَ: قَبِضَ وَجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسَوَّدَ وَجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالضَّلَالِ وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ فِي الْبِرَايَةِ عَنْ مَالِكٍ وَالدَّبْلُجِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا“۔ (تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر: ۳۹۹۸ (۱۲/۲۷۷))

ترجمہ: محدث ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور لا نکائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد روایت کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت و ضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے اور اس بات کو روایت کے طور پر خطیب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

(البدور السافرة، صفحہ ۱۳۳)

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔

سوال

حدیث مذکورہ آیت قرآنی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :

”اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ حُكْمًا وَقِیلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشُّكُورُ“ (سبا: ۱۳)

ترجمہ: عمل کرو آل داؤد (علیہ السلام) شکر کا اور کم ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے۔ (پارہ ۳۲ سورہ سبا آیت ۱۳)

اس کے علاوہ اور آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مومن اور نیک بندے قلیل ہیں۔ اس لئے یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے لہذا قاطبی قبول نہیں۔

جواب 1

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مدارج نجات ایمان پر ہے۔ ایمان رکھنے والوں میں بھی ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے جو حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کی پوری شکر گزاری کرنے والے اور کامل مومن ہوں۔

جواب 2

جن آیتوں میں مومنین کو قلیل اور کفار کو کثیر فرمایا گیا ہے وہاں کفار سے وہ ”بہتر فرماتے“ بالخصوص مرد نہیں مدعیان اسلام ہیں بلکہ وہاں کفار سے عام کفار مراد ہیں۔ جن میں اسلام کے مدعی اور منکر سب شامل ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ اسلام کے مدعی اور منکر تمام جہانوں کے کافروں کے مقابلہ میں سواۓ عظیم اہلسنت و جماعت کو لایا جائے ضرور قلیل

ہوں گے اور وہ کفار یقیناً کثیر ہوں گے لہذا قرآن وحدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔

ازالۃ وہم

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرق تاجیہ کے متعلق فرمایا ہے کہ

”مَا آتَا عَلَيْنَا وَأَصْحَابُنَا“

ترجمہ: بتائی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے مسلک پر ہو۔

اس حدیث میں سوا و اعظم کا ذکر نہیں۔ اس لئے تمہارا دعویٰ غلط ہے کہ ہم کثیر التعداد ہیں۔ لہذا ہم حق پر ہیں۔ اس روایت میں اہل حق کی علامت بتائی گئی ہے۔ **الحمد للہ** وہ ہم اہل سنت ہیں یہاں اہل حق کو کثیر تعداد والے بھی فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِنْ أَتَيْتَ لَا تَجْمَعُ عَلَى ضَلَالَةٍ قَادًا وَآيُمًا
اِخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ“۔ (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میری امت اگر اسی پر جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔“

فائدہ

اس دور پر فتن میں حدیث مذکورہ کی رو سے سوا و اعظم اہلسنت و جماعت کا حق پر ہونا ثابت ہوا۔ جیسا کہ شیخ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”الحاج الحاجہ حاشیہ ابن ماجہ“ میں اسی حدیث پر رقم فرماتے ہیں

”فَهَذَا الْحَدِيثُ مَعْبَرٌ عَظِيمٌ لِأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ - حَكَوْهُ اللَّهُ سَعْيَهُمْ - فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ
وَذَلِكَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى بُرْهَانٍ فَإِنَّكَ لَوْ نَظَرْتَ إِلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ بِاجْتِمَاعِهِمُ الْتِفَانِ وَسَبْعُونَ فِرْقَةً لَا يَبْلُغُ
عَدَدَهُمْ عَشْرَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَمَّا اخْتِلَافُ الْمُجْتَهِدِينَ لِمَا بَيْنَهُمْ وَكَذَلِكَ اخْتِلَافُ الصُّوفِيَةِ الْكِرَامِ
وَالْمُحَدِّثِينَ الْعِظَامِ وَالْقُرَّاءِ الْأَعْلَامِ هُوَ إِلَّا خِلَافٌ لَا يَضِلُّ أَحَدُهُمُ الْآخَرَ - (ابن ماجہ، صفحہ ۳۹۲، حاشیہ ۱)
یہ حدیث اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی سچی کوٹھور فرمائے) کے لئے معیار عظیم ہے۔ بے شک وہی سوا و اعظم ہیں اور یہ

(۱) اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۹۳۰ پر امام علی بن ابی نعیم نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۹۰۹ پر نیز دیگر محدثین نے اپنی سب میں نقل فرمایا۔

امر کی برہان (دلیل) کا محتاج نہیں۔ تمام اہل ہوا (لہس پرست) باوجود یکہ بہتر فرماتے ہیں۔ اگر تم دیکھو تو وہ اہلسنت کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ رہا مجتہدین اور اسی طرح صوفیائے کرام اور محدثین عظام اور قراء اعلام کا یا ہی اختلاف تو ایسا ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کی تھلیل نہیں کرتے۔ (یعنی ایک دوسرے کو کفر اور نہیں دیتے)

معیار حقانیت

حدیث شریف میں حقانیت کی دلیل اپنی ذات اور صحابہ کرام کو بتایا چنانچہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "تَقَرَّقُوا أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِثْلَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِثْلَةً وَاحِدَةً" قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: "مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"۔ (منكوة بالاعتصام بالسنّة، رواه الترمذی)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ۳۷ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

فائدہ

اس حدیث شریف میں بہتر فرقوں (۷۳) کے اصولی گروہ مراد ہے ورنہ ان کے فروغ کی تعداد تو کہیں اس سے زائد ہے مثلاً خود شیعہ رافضی کے فروغی فرقے تقریباً سترہ، اسی ہیں جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "آئینہ شیعہ مذہب" میں دیکھئے اور اس وہابیت کے بھی کئی ٹولے ہیں مثلاً وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، مودودی، تبلیغی وغیرہ۔ تفصیل فقیر کی کتاب "ایلیس تادویو ہند" میں دیکھئے۔

فائدہ

"بہتر فرقوں (۷۳)" میں "بہتر (۷۲)" کا جنہی ہونا لازمی امر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم معاذ اللہ غلط ثابت ہوگا اور یہ سب کو معلوم ہے دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمان نبوی نہیں بدل سکتا۔ اسی لئے اس حدیث شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب ناری۔ لیکن فقیر اویسی غفرلہ کہتا ہے کہ اسی حدیث میں ناجی ہونے کا

(۱) صحیح حدیث ہے اس حدیث شریف کو امام حاکم نے مشدرک میں حدیث نمبر: ۳۰۸۰ پر امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۲۵۶۵ پر اور امام ترمذی کے حوالے سے امام حمزہ زہری نے منکوة میں حدیث نمبر: ۱۷۱ پر نقل فرمایا۔

ثبوت موجود ہے۔

(۱) ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکارِ مدینہ ﷺ نے بیان فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی۔ بلکہ آپ ﷺ کے وصال شریف کے بعد اُمت کا شیرازہ منتشر ہوا ہے اور یہ خیرِ غیب سے تعلق رکھتی ہے اور بحمدہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کے لئے علمِ غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اہلسنت کا ہے باقی فرقے اولاً سرے سے اس حدیث شریف کے منکر ہیں۔ جیسے منکرین حدیث (چکڑالوی، منجری، پروہی، مرزائی) اگر بعض فرقے اس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو ضعیف قرار دے کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ جیسے غیر مقلد و غلام خانی، منجری، مودودی، ڈالندے دیوبندی طوعاً کرہاً مانتے ہیں لیکن بحیثیت علم غیب نبوی کے نہیں بلکہ ویسے ہی۔

(۲) ناجی ہونے کے لئے خود حضور ﷺ تعین فرمایا کہ ”مَا آتَا عَلَيْنَا وَأَصْحَابُنَا“ یعنی ”ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں“ تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں۔ اسی لئے وہ خوش ہیں کہ اعمالِ صالحہ پر وہ اسی طرح ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا۔ بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ جن کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عملی نمونہ ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ صرف اعمالِ صالحہ مراد ہیں تو پھر منافقین میں بھی صحابہ جیسے اعمالِ صالحہ تھے۔ بلکہ ظاہری اعمال ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي النَّارِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ“ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۳۵) یعنی ”منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے“ ثابت ہوا کہ ”مَا آتَا عَلَيْنَا وَأَصْحَابُنَا“ سے عقائد مراد ہیں اور ان کے ساتھ اعمالِ صالحہ ضروری ہیں۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ ”تحفۃ الاخوان فی شعب الایمان“ میں دیکھئے۔ نبی پاک شہرِ لولاک ﷺ کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زندگی بسر فرمائی بحمدہ تعالیٰ وہ جملہ اہلسنت کو نصیب ہیں۔ اس کے دلائل فقیر کی تحریر کردہ تفسیر ”تفسیر اویسی“ میں ہیں یا پھر دیکھئے فقیر کی کتاب ”الاصحابہ فی عقائد الصحابہ“

فائدہ

ان دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ ”بہتر فرقوں“ نے لازماً جہنم میں جانا ہے۔ لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اس وقت ہوگا۔ جب ہم میدانِ حشر میں حاضر ہو گئے۔ اس کے باوجود احادیثِ مبارکہ میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے جملہ بد مذہب کی علامات اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ان تمام مذاہب سے شریر ترین فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کا بتایا۔ صرف اسی فرقہ کی علامت اپنی کتاب ”دیوبندی وہابی کی نشانی“ اور ”دیوبندیوں کی فلولوکانی“ میں تفصیل سے عرض کر دی ہیں۔

اہلسنت کی حقانیت کے معیار کی تفصیل

نبی پاک ﷺ نے سینکڑوں سال پہلے ”تہذیبِ فرقوں“ کی خبر دی جو آج ہمارے سامنے وہ خبر معجزے کے طور پر ظاہر ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے بہتر فرقے دو ذمی ہیں۔ صرف ایک جنتی ہے اسکی مزید تشریح تو آئینگی یہاں پر صرف جنتی گروہ کی گواہیاں ان شخصیات کی پیش کروں جن پر خود اسلام کو ناز ہے اور مسلمان کا بچہ بچہ یقین رکھتا ہے۔ ان کی گواہی حق اور سچ ہے۔ تمام دنیا کے لوگ غلط ہو سکتے ہیں لیکن یہ محبواں خدا کبھی غلط بات نہیں کر سکتے۔

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”یہ سب تہذیبِ فرقے جنتی ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے اور ان میں سے اہلسنت و جماعت ہی ناجی گروہ ہے۔“ (غنیۃ الطالبین)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ”اہل سنت و جماعت ہی نجات پانے والا فرقہ ہے اور کیا وہ فرقہ ہے جو اپنی رائے اور عقل کو میزبانِ قرآن سے لوتا ہے۔“ (بحرِ باہر غزالی)

غوثِ صدری حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”بیشک چاروں ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ان کے مقلدین ہی ظاہر و باطن میں اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔“ (المیزان الکبریٰ)

حضرت امام نسایان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”سواۃ اعظم سے وہی مراد ہیں جو اہلسنت و جماعت کہلاتے ہیں۔“

خاتم المجتہدین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بالجلہ دین اسلام میں مذہبِ اہلسنت و جماعت ہی سواۃ اعظم ہے۔

قطبِ ترابانی سید محمد ابولہدی آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط و تفریط (اچھا بھلا) کو چھوڑ کر درمیانہ (درست) مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو میں تلے ہوئے ہیں۔“

قطب العارفين حضرت عبدالعزیز دہباز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا ”بندہ کو فتح نصیب ہی نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو اور اللہ کا ایک بھی ولی کسی دوسرے عقیدہ پر نہیں ہوا اور فرمایا کرتے تھے مجھے اہلسنت سے بہت زیادہ محبت ہے اور وہ عافریا کرتے تھے کہ میرا خاتمہ اہلسنت پر ہو“ (الامریۃ صفحہ ۳۹ جلد ۲)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ ناجی گروہ اہلسنت و

جماعت ہی ہے۔“ (مرقات)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوا دِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو اور جب مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے سوا باقی سب ختم ہو گئے تو ان کی اتباع ہی سوا دِ اعظم کا اتباع ہے اور ان سے لگنا سوا دِ اعظم سے لگنا ہے۔ (عقد الجید)

خاتم المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہلسنت وجماعت کے مختلف مذاہب جیسے عقائد میں اشعریہ و ماتریدیہ اور فقہ میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور تصوف و سلوک میں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی۔ یہ فقیر (شاہ عبدالعزیز صاحب) ان سب کو برحق جانتا ہے۔ (فتاویٰ عزیز یہ)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نجات کا طریقہ اہلسنت وجماعت کی متابعت میں ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اہلسنت کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ ناجی فرقہ یہی ہے۔ اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی کا شکار ہیں اور اس ہلاکت کا خواہ آج کسی کو علم نہ ہو۔ لیکن کل بروز قیامت یہ راز سب پر کھل جائے گا۔ لیکن فائدہ نہ ہوگا محض اپنے فضل و کرم نے ہمیں نجات پانے والے گروہ (ناجی فرقہ) میں شامل فرمایا جو اہلسنت وجماعت ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

مزید حوالہ جات کے لئے فقیر کی کتاب ”مذہب حق اہلسنت ہیں“ دیکھئے۔ اسی لئے ہمارے یقین ہے آج دنیا میں جس طرح اہلسنت کے چہرے دیکھے محسوس ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں روشن چہرے اہلسنت کو نصیب ہو گئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ“ (پارہ ۳، رکوع ۲، آل عمران آیت ۱۰۶)

ترجمہ: روزِ محشر کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

فائدہ

اس آیت کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً اور ابوسعید خدری بھی مرفوعاً سید المفسرین حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفاً فرماتے ہیں:

”قَالَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ أَهْلِ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ أَهْلِ الْبِلَاعِ وَالضَّلَالَةِ“

(تفسیر فتح القدیر للشوکانی، جلد ۱، صفحہ ۳۷۳، تفسیر ابن کثیر، جلد ۱، صفحہ ۳۹۰)

(تفسیر درمنثور جلد ۲، صفحہ ۶۳، تاریخ بغداد للخطیب، جلد ۷، صفحہ ۳۹۰)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (قیامت کے دن) روشن چہرے اہل سنت وجماعت کے

ہوں گے اور منہ کا لے تمام نوید گمراہ فرقوں کے ہوں گے۔

پس ثابت ہوا تمام فرقے یکساں نہیں بلکہ اہلسنت و جماعت حق ہے باقی تمام تو ہید فرقے گمراہ ہیں۔

حق پر صرف اہلسنت ہیں

صحیح عقائد کے بغیر نجات ناممکن ہے تو لازم ہے کہ ہم نجات کے لئے صحیح عقائد کی تلاش کریں کیونکہ جتنے گمراہ فرقے ہیں سب کے سب مدعی ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہر ایک کا دعویٰ قرآن و حدیث کی روشنی پر مبنی ہے۔ بلکہ بظاہر دیکھا جائے تو ہر مدعی اپنی بد مذہبی پر بیٹا قرآن و احادیث کے دلائل کے انبار لگاتا ہے۔ مرزائیوں کو دیکھو ہر مسئلہ پر درجنوں آیات اور سینکڑوں احادیث و فرقہ فرکر کے سنا دیتے ہیں۔ وہابی کو دیکھو بیٹا آیات و احادیث پڑھ کر سنا دیتا ہے بلکہ اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اپنے کو ایسے بہتر سلیقے سے پڑھ کر سنا دیتے ہیں گویا ”دارِ ازا“ حافظ القرآن و الحدیث ہیں۔ حالانکہ وہ تمام کے تمام دلائل حقیقت سے کوموں دور ہوتے ہیں صرف ایک مثال حاضر ہے۔

حکایت

ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے ”مذہب پاک“ ”غوث پاک“ وغیرہ وغیرہ تو جلے میں ایک وہابی دیوبندی کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولانا صاحب آپ نے مدینہ، غوث، رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ ”پاک“ کہہ کر بہت بڑا شرک کیا۔ اس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور آپ نے فیروں کو پاک کہہ دیا۔ ہمارے مولانا نے پوچھا وہ کیسے؟ اُس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو کہا ہے مثلاً

”سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ“ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱)

”سُبْحَانَ الَّذِي مَسَّحُوْا لَنَا هَذَا“ (پارہ ۲۵ سورہ

الاحزاب، آیت ۱۳)

”سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ“ (پارہ ۲۳ سورہ الشفقت، آیت ۱۵۹)

”سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ“ (پارہ ۲۳ سورہ الشفقت، آیت ۱۸۰)

”سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ“ (پارہ ۲۱ سورہ الروم، آیت ۳۰)

اس طرح کئی کئی آیات پڑھ ڈالیں۔ ہماری عوام کئی کئی وہابی دیوبندی قرآن کی درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اسی لئے واقعی مدینہ، بغداد، رسول وغیرہ کو ”پاک“ کہنا شرک ہوگا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا ”وہابی جی“ پاک کا اطلاق غیر اللہ پر شرک ہے تو بتائیے تم نے کھانا کھا یا دھ پلید یا پاک۔

وہابی نے کہا پاک، پھر پوچھا پانی، اس نے کہا پاک، پھر پوچھا تھپا رکھڑا کہا پاک، پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا مصلیٰ، کہا پاک، اسی طرح شیعوں مثالیس گنوائیں، تمام پر وہابی کہتا کیا پاک۔

اب ہماری عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات پڑھ کر غلط مطلب بیان کرتے ہیں چنانچہ اس پر دہائی کو جلسہ سے بھاگنا پڑا اسی طرح کا حال ہر بد مذہب کے دلائل کا ہے۔

بد مذہب کی نشاندہی

رَبِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ خَرَجَ قَوْمٌ فِيْ اَيَّامِ الزَّوْمَانِ اَخَذَتْ اَلْاَسْنَانِ سَفْهَاءَ الْاَحْلَامِ يَقُولُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانَهُمْ خَتَا جَرَّهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيُّهَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ لِيْ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(بخاری شریف، جلد ۲، صفحہ ۲۲۲)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اخیر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلتی گی۔ بظاہر وہ اچھی باتیں (احادیث نبویہ) بیان کریں گے۔ لیکن ایمان اُن کے طلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کان سے حیر۔ پس تم انہیں جہاں پاناقل کر دو گے قیامت کے دن اُن کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔

فریادرس اور مشکل کشا نبی ﷺ

حدیث شریف میں ہے جسے امام بیہقی نے صالح کے ساتھ "دلائل" میں اور دیلمی نے "مسند الفردوس" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کی:

وَقَدْ ضَلَلْتُ اُمَّ الصَّبِيِّ عَنِ الْفِطْرِ	اَتَيْتَكَ وَالْعَذْرَاءَ بِذِمِّيْ كَبَانِهَا
مِنَ الْجُوعِ ضَعْفًا مَّا يَمُرُّ وَلَا يَحُلِي	وَالْقِسِيْ بِكَفِّيهِ الصَّبِيَّ اسْتِغَاثَةً
بِسُوءِ الْحِثْظِ الْفَعَامِي وَالْعِلْهِزِ الْفَسَلِ	وَلَا قِيءَ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا
وَاَيْنَ قَرَادِ النَّاسِ اِلَّا اِلَيَّ الرَّسُلُ	وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا اِلَيْكَ فِرَارُنَا

یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں شدتِ قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ وہ کنواری لڑکیاں ہیں کہ

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں عدیہ نمبر: ۶۳۱۸ پر، امام نسائی نے اپنی سنن میں عدیہ نمبر: ۳۵۳۳ پر، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۰۳۴ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

(۲) اس حدیث کو امام نسائی نے دلائل میں، امام بیہقی نے سنن میں حدیث نمبر: ۳۳۸۶ پر، امام طبرانی نے کتاب الدعاء میں حدیث نمبر: ۲۶۶۰ پر، امام علی قسطلی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۲۳۵۸۸ پر نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

جنتیں اپنے والدین عزیز رکھتے ہیں۔ ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں۔ کام کاج کرتے کرتے اُن کے سینے ٹھک ہو گئے۔ اُن کی چھاتیوں سے خون بہہ رہا ہے۔ مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں۔ جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف میں گر لگی سے عاجزانہ زمین پر ایسے گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی تو ہمارا حضور کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔ اور آپ مخلوق کے بارے میں جانتے ہیں۔ یہ فریاد سن کر یہ غلبت متبرہ جلوہ فرما ہوئے۔ دونوں ہاتھ مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ ابھی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک گلوئے پر نور (گردن شریف کا حصہ) تک نہ آئے تھے کہ آسمان بجلیوں کے ساتھ اٹھا اور پھر دن شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ! ہم ڈوب رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”اے یادل ہمارے ارد گرد برس ہم پر نہ برس“ فوراً ابرمدینہ پر سے کھل گیا۔ جو آس پاس گھیرا تھا۔ مدینہ پر سے کھلا ہوا۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور ﷺ سکرائے اور فرمایا ”اللہ کیلئے ہے خولی۔ ابوطالب اس وقت زندہ ہوتا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ کون ہے جو ہمیں اُس کے اشعار سنائے؟“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ شاید حضور ﷺ یہ اشعار سنتا چاہتے ہیں۔ جو ابوطالب نے آپ کی نعت میں عرض کئے۔

وَأَبْيَضَ رَسْتُقَى الْغَمَامِ يَوْجُهُم
يَمَالُ الْبَنَاتِ عِصْمَةُ لَلْأَرْبَابِ
يَلُودُ بِهِ الْهَلَالُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
لَهُمْ عِنْدَهُ لَبِيْ بَعْمَةٍ وَكَلَّاهِلِ

ترجمہ: وہ گورے رنگ والے کمان کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے۔ قمیصوں کی جائے پناہ۔ یواؤں کے نگہبان، بنی ہاشم جیسے غیور لوگ بتاتی کے وقت اُن کی پناہ میں آتے ہیں۔ اُن کے پاس اُن کی نعت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔ اشعار سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”إِن جَعَلَ ذَلِكَ أَرْدَتْ“ (ہاں اسی کا میں نے ارادہ کیا)

صحابہ کرام اور تابعین کی مشکل کشائی

مکتوبہ شریف میں ہے:

”عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: قُبِحَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَحَطَّ شَدِيدًا فَشَكُّوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كَبْوَى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، فَفَعَلُوا

فَمِطْرُوا مَطَرًا عَنِّي نَبَتْ الْعُشْبُ وَسَمِيَتْ الْإِبِلُ عَنِّي تَفَنَّقَتْ مِنَ الشَّعْبِ فَمَسَمَى عَامَ الْفَتْحِ ۚ

(رواه الدارمی، مشکوٰۃ، صفحہ ۵۲۵)

ترجمہ : ابو جازر سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ (زادہ اللہ تشریفاً) میں سخت قحط پڑ گیا۔ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا نبی ﷺ کی قبر مبارک کو دیکھ کر اس کے مقابل آسمان کی جانب سوراخ کر دو یہاں تک کہ قبر اُٹھ اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس زور کی بارش ہوئی کہ خوب سبزہ پیدا ہوا اور آؤٹ فر بہ ہو گئے اور ان کی چربی پھی جاتی تھی اور اس سال کو لوگ خوشحالی کا سال کہنے لگے۔

تبصرہ اویسی

حدیث ہذا سے فقیر نے ذیل طریق سے استدلال کیا ہے۔

(۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ لوگ بارش کی شکایت لے کر کیوں گئے۔ براہ راست اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہ مانگی حالانکہ جانے والے اکثر صحابہ و تابعین تھے جن پر خیر القرون کی مہر ثبت ہے اور وہ احادیث استسقاء کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ ان کو مشکل پڑی تو ام المؤمنین کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت محبوبانِ خدا کے پاس جانا یقین اسلام اور سنت صحابہ و تابعین ہے۔

(۲) اگر وہ مشکل کے وقت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو پھر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو چاہیے تھا کہ انہیں نماز استسقاء (بارش کے حصول کے لئے جو نماز پڑھی جاتی ہے) پڑھنے کا حکم دیتیں۔ جو طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق تھا۔ قبر انور کو آسمان کے بالمقابل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا اس حدیث سے یہ مستطاب ثابت نہیں ہوتا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ اگر قبر شریف آسمان کے بالمقابل ہو جائے تو اس وقت بارش ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یہی وہ کام ہے جسے مخالف مافوق الاسباب کے چکر دیتا ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ثابت فرما دیا کہ وسیلہ ہوتا ہے، فوق الاسباب میں ہے اور یہی فوق الاسباب مجزہ ہے یا کرامت جس سے مخالف کو تاحال انکار ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہی طریقہ نجدی دور سے پہلے ہر دور میں جاری رہا ملاحظہ ہو۔ (دفاع الوفاء، جذب القلوب وغیرہ)

(۳) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اس امر کو یہی اور مافوق الاسباب میں نبی ﷺ کی قبر انور سے استعانت کی ہے جسے

(۱) اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۹۳ (۱/۱۰۸) پر اور ان کے ۱۰۱ سے ۱۰۸ جلد ۱ میں حدیث نمبر ۵۹۵۰ پر نقل فرمایا۔

خالفین امر نکویہ اور مافوق الاسباب امور میں استعانت کو شرک کہتے ہیں۔

(۴) قبر انور کے نزدیک دعائے گننے سے بارش کا حاصل ہو جانا سبب عادی ہے یا غیر عادی؟ اگر سبب عادی ہے تو ہر قبر کے پاس دعائے گننے سے بارش کیوں نہیں ہوئی اور حضرت معروف کرضی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دعائے گننے سے بارش کے حصول میں ان کی کیا خصوصیت باقی رہی اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے ان کے فضائل میں ذکر کرنا کس طرح صحیح ہوگا۔ جس طرح آگ حرارت کے لئے سبب عادی ہے اور ہر آگ سے حرارت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ہر قبر کے پاس دعا کرنے سے بارش کیوں نہیں ہوتی اور اگر یہ سبب عادی نہیں ہے فوق الاسباب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ فوق الاسباب امور میں بھی غیر اللہ سے استعانت جائز ہے۔

(۵) اس سے ثابت ہوا کہ اپنی حاجات اور مشکلات میں قبر پر جا کر دعائے گننا اور صاحب قبر کو وسیلہ بنانا یہ عہد صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کے معمولات سے ہے۔

صحابی یا وہابی ۹

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دکھو رد کا مد اور رسول اللہ ﷺ کو سمجھتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے

”عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي سَافِي سَلَمَةٍ بَنِي الْأَكُوْعِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سُلَيْمٍ مَا هَذِهِ الصُّرْبَةُ؟ قَالَ: صُرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ أَصِيبَ سَلَمَةٌ، فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَنَفَّسْتُ فِيهِ ثَلَاثَ تَنَفَّاتٍ فَمَا اشْعَكْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ“ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۳۳)

ترجمہ: یزید بن ابی عبید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی چٹائی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوسلمہ یہ کیسی چوٹ ہے انہوں نے کہا کہ یوم خیبر کو مجھے شدید چوٹ لگی یہاں تک کہ لوگوں نے کہا سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شہید ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا اور اس دم کی برکت سے کسی تکلیف نہیں ہوئی۔

فوائد

اس بات سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی سے بڑی مشکلات کے وقت حضور نبی پاک ﷺ کے

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تصحیح میں حدیث نمبر ۳۸۸۸ پر امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۳۳۹۶ پر امام ترمذی نے دلائل الملوۃ پر حدیث نمبر ۶۰۵ پر نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

درد بارڈر بار میں حاضری کو عین اسلام سمجھتے اور اُن کی مشکلیں حل ہو جاتیں۔

اُن کی حاضری پر حضور نبی پاک ﷺ بھی کرم نوازی فرما کر انہیں اُن کے کام بتا دیتے اگر ایسے امور شرک ہوتے تو حضور ﷺ انہیں منع فرماتے۔

دُکھ درد پر دم درد کرتا اور جھاز چھوٹک کا عمل سبقت رسول اللہ ﷺ ہے۔ جو اسے شرک و بدعت اور ناجائز کہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

برکات سے دُکھ درد دور

اہلسنت نبی پاک ﷺ کو دیکھ کر انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کے تبرکات سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں، نجدی، وہابی، دیوبندی اسے شرک کہتے ہیں اس کا فیصلہ سنئے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا صَاحَبَ الْإِنْسَانَ عَرَيْنَ أَوْ شَى بَعَثَ إِلَيْهَا مَخْطُبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شِعْرِ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ كَانَتْ تَمْسُكُهُ فِي جِلْدِجِلْ مِنْ قِطْعَةٍ فَخَطَّ خُصَّتَهُ لَهُ فَنَشَرَبَ مِنْهَا (بخاری، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۹)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے گھر والوں نے حضرت اُم المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں پانی کا ایک پیالہ دیکر بھیجا اور لوگوں کی عادت تھی کہ جس کسی شخص کی آنکھ میں یا کسی اور جگہ زخم پہنچتا تو آپ کے پاس تعارف دے کر بھیجتے ہیں اُم المؤمنین حضور ﷺ کے موئے مبارک نکالتیں جنہیں وہ گھنٹی کی شکل کی ایک چاندی کی ڈبیا میں رکھا کرتی تھیں۔ پس وہ اس ڈبیا کو پانی میں ڈال کر نکال لیتیں پس وہ شخص اس پانی کو پیتا۔

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةً طَبَايِسَ بِسُرُورٍ وَإِنَّهَا لَيَنْتَهِجُ وَفَوْقَ جَبَّتِهَا مَكْفُوفِينَ بِالذِّبْيَانِ، فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قَبِضَتْ فَلَمَّا قَبِضْتُ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِسُهَا فَتَحْنُ نَفْسِهَا لِلْعَرَضِ يُسْتَشْفَى بِهَا (رواہ مسلم)

(۱) الفاظ مشکوٰۃ شریف کے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۵۳۳۶ پر، اور امام بخاری کے حوالے سے امام حمادی نے مشکوٰۃ شریف میں حدیث نمبر: ۳۵۶۸ پر نقل فرمایا۔

(۲) اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۸۵۵ پر، امام مسلم کے حوالے سے امام ترمذی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: ۵۸۴۵ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

ترجمہ : حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عیسیٰ کو دانی جبہ نکلا جس کا ربڑھی تھیں اور فرما نے لگیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ پس جب ان کی وفات ہو گئی تو میں نے اسے حاصل کر لیا جسے نبی کریم ﷺ پہنا کرتے تھے پس ہم بیماروں کے لئے اسے دھوتے ہیں اور اسی جبہ کے توسل سے اُن کے لئے شفاء طلب کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے پہنے ہوئے کپڑوں اور آپ ﷺ کے سوتے مبارک (ہال مبارک) اور آپ ﷺ کی پھونک سے لوگ شفاء حاصل کرتے تھے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ لباس، بال اور پھونک حصول شفاء کے لئے سبب عادی ہے یا غیر عادی۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عادی لباس، بال اور پھونک کو حصول شفاء کے لئے پیدا نہیں فرمایا اور اگر عادی ان کی خلق حصول شفاء کے لئے ہوتی تو چاہیے کہ ہر ایک کے لباس، بال اور پھونک سے شفاء حاصل کی جائے۔ جس طرح عادی چیزیں بوٹیوں اور دواؤں کی خلق حصول شفاء کے لئے ہے اور وہ شفاء کے لئے سبب عادی ہیں۔ لیکن لباس وغیرہ حصول شفاء کے لئے ہرگز سبب نہیں ہیں اور یہ ایسا واضح ہے کہ کسی کو ذرہ برابر بھی شبہ نہیں اور آپ ﷺ کے لباس وغیرہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا شفاء حاصل کرنا اور اپنی بیماریوں اور تکلیفوں میں نبی ﷺ کی طرف رجوع کرنا اور آپ ﷺ سے مدد حاصل کرنا۔

اختیار کل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ قِصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَعَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَقَالَ اللَّهُ يَسْقِينَا لَقَدْ أَتَيْنَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قُرْعَةً مِنْ سَحَابٍ فَشَاءَتْ مَسْحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَتَوَلَّى عَنْ الْيَمِينِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَوَلَّى تَمْطِيرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْيُمْنَى فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّدَتِ الْيَبُوتُ وَالْفُطُكُ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَخْبِسُهَا عَنَّْا فَخَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَتْ قَطَطُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ فَطَرَةً فَتَنْظَرُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّمَا لَيْفِي مِنْهُ الْإِنْجِيلُ ۝

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ پس لوگ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہوئے اور شدتِ تکلیف سے فریاد کرتے ہوئے حج اٹھے اور انہوں نے عرض

کی یا رسول اللہ ﷺ بارش بند ہے۔ جس کی وجہ سے قطر پڑ گیا ہے، دوسرے ٹھیک ہو کر اُن کا رنگ بدل کر سرخ ہو گیا، موسیٰ ہلاک ہو گئے۔ پس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے تو حضور ﷺ نے فرمایا "یا اللہ ہمارے لئے بارش برسا دے" اسی طرح دوبار فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اُس وقت حالت یہ تھی کہ ہمیں آسمان میں بادل کا نشان تک دکھائی نہ دیتا تھا پس حضور ﷺ کے اس طرح فرمانے سے بہت عظیم بادل چھا گیا اور فی الغور برسنے لگا۔ حضور ﷺ منبر سے اترے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پس جب بادل نے تو بارش بند نہ ہوئی۔ دوسرے جمعہ تک برستی رہی پس جب دوسرے جمعہ کے روز حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو لوگ چیخ اُٹھے اور فریاد کی: مکان گر گئے، زیادہ پانی کی وجہ سے راستے بند ہو گئے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا نکلیں کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ پس حضور ﷺ سکرائے اور فرمایا "اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں ہو ہم پر نہ ہو"۔ پس فوراً عینہ پر سے بادل چھٹ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ بادل کو انہی کے اشارے جس طرح بٹنے کا اشارہ فرماتے بادل اُسی طرف ہٹ جاتا پس بارش ہمارے گرد و نواح میں برسنے لگی اور عینہ منورہ پر ایک قطرہ بارش کا نہ گرتا پس میں نے عینہ منورہ کو دیکھا کہ گویا وہ تاج پہنے ہوئے ہے۔ کیونکہ عینہ منورہ کے گرد بادل چھایا ہوا تھا اور عینہ منورہ پر سورج چمک رہا تھا جس کی کرنوں سے مختلف رنگوں میں چمکتا نظر آ رہا تھا۔

www.faqhah.com

فوائد

- (۱) مشکل کے وقت مشکل کشائی کے لئے بارگاہ رسالت میں اجتماعی طور سے فریاد کرنا سنت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے۔
- (۲) سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت اس دنیا میں بھی ہماری مشکل کشائی اور حاجت روائی کا ذریعہ ہے اور آپ ﷺ کا وسیلہ پکڑنے سے مخلوق کی پکار اور فریاد یقیناً سنی جاتی ہے اور مقبول بھی ہوتی ہے۔
- (۳) صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو براہ راست پکارنے کے بجائے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی حاجت عرض کر کے حاجت روائی کے لئے آپ ﷺ سے التجا کی جائے تاکہ حضور ﷺ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں۔
- (۴) بارگاہ رسالت میں عرض معروض کے لئے قیام کرنا سنت ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے خطبہ سن رہے تھے مگر درخواست پیش کرتے وقت بیٹھے نہ رہے بلکہ کھڑے تھے اور حضور ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے عرض کرو کھڑے کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی اعلیٰ نشان کا مظاہرہ منظور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ مخلوق بارش نہ ہو نیکی وجہ سے

قسط کی مصیبت میں مبتلا ہے اُن پر رحم فرما کر بارش نہ برساتی جب تک صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت ﷺ میں مل کر فریاد نہ کر لی اور حضور ﷺ نے اُن کی درخواست کو شرف قبولیت بخش کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت فرمائی اور جب حضور ﷺ کی شفاعت سے بارش نازل ہوئی تو ایسی برسی کہ ایک ہفتہ تک مسلسل برسی ہی رہی اور اللہ تعالیٰ نے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ کثرت بارش کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے، مکان گر رہے ہیں، راستے مسمار ہو گئے ہیں۔ بارش رکنے کا حکم نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پھر بارگاہ رسالت میں قیام کر کے فریاد کی اور حضور نے اُن کی عرض قبول کرتے ہوئے بارگاہ الہی میں اُن کی شفاعت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بارش کو روک دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بیشک غفور الرحیم ہے مگر ان صفات کا ظہور و صدور حضور پر نور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور رضا پر موقوف ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

بے واسطہ سے خدا کچھ عطا کرے

ماشاء اللہ غلط نقطہ یہ ہوسکتا ہے بصر کی ہے



وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی عفرہ

(بہاولپور، پاکستان)

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆